

سحر البیان کی کردار نگاری پر نوٹ لکھئے۔

جواب: سحر البیان کی عظمت اس کی کردار نگاری میں بھی پوشیدہ ہے۔ بدر منیر، بینظیر اور نجم النساء تین ہیروئیں اور انہیں کردار ہیں۔ اس طرح فیروز شاہ اور مہ رخ پری کے کردار بھی کہانی کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور انہیں نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ باقی کردار ثانوی ہیں۔ وہ اگر نہ بھی ہوتے تو کہانی کے تسلسل میں فرق نہ پڑتا۔ یہاں البتہ ان کرداروں میں غنیش بائی کا کردار ایک خاص وجہ سے قابل توجہ ہے۔

ذیل میں سحر البیان کے کرداروں کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

### دل میں

بے نظیر شہزادہ بے نظیر کہانی کا ہیرو ہے۔ پوری داستان اس کے گرد گھومتی ہے۔ بے نظیر وہ شہزادہ ہے جو بڑی آس مراد کے بعد دنیا میں آتا ہے۔ پھولوں کی تاج پر اپنا بچپن گزارتا ہے۔ اسکی پرورش شاہی طریقے سے ہوتی ہے۔ اسے مختلف علوم سکھائے جاتے ہیں۔ تیر اندازی اور موسیقی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

گیا نام وہ دلپذیر  
ہر اک فن میں سچ سچ ہوا بے نظیر

یہ سب اس کے بچپن کی باتیں ہیں لیکن جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے تو ایک نکما اور بیمار انسان ثابت ہوتا ہے۔ ہر چند کہ مہ رخ پری انسان نہ تھی اور غیر معمولی قوت کی حامل تھی اور شہزادہ اس کے سامنے بے بس تھا لیکن وہ اس کے بچے سے بچ نکلنے کی کوششیں بھی نہیں کرتا۔ علوم و فنون میں کما حقہ واقفیت رکھنے کے باوجود کوئی ایسی تدبیر نہیں کرتا جس سے وہ پری سے جان چھڑا سکے۔ وہ صرف روئے اور فکر میں گھلتا ہی جاتا ہے۔ اس کی بہہوتیت اس وقت بھی ختم نہیں ہوتی جب وہ بدر منیر کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ پہلی نظر میں تو وہ اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بہہوت رہ جاتا ہے۔ سحر زدہ ہو جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس کی مت ماری جاتی ہے۔ اس میں تو الم عشق کا دم بھی نہیں۔ وہ نجم النساء ہی ہے جو اسے شراب پلا کر اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنا ماضی الضمیر بیان کر سکے۔ نشے کی حالت میں وہ اپنی داستان بدر منیر کو سناتا ہے۔ یہاں آ کر بے نظیر کے کردار میں بلندی پیدا ہوتی ہے۔

بقول سید احتشام حسین:

”پری ہم جنس نہ تھی اس لئے وہ پری سے محبت نہ کر سکا لیکن بدر منیر کے قدموں

میں سر رکھ دیتا ہے۔ یہ انسانی ہمدردی کا جذبہ ہے۔“

لیکن اس کی بے عملی کا سفر اس کے بعد بھی جاری رہتا ہے تا آنکہ نجم النساء اسے کنویں کی

قید سے نجات دلاتی ہے۔ ہے نظیر کے کردار میں ایک خوبی درجہ اتم موجود ہے اور یہ خوبی عباد کے صادق جہ ہے کی ہے۔ وہ در نظیر سے ہے پناہ محبت کرتا ہے اور پری کی قید سے نجات حاصل کرنے کے بعد وہ سب سے پہلے در نظیر سے شادی کرتا ہے اور پھر ماں باپ کے پاس جاتا ہے۔ یہی اس کی حرکت پر آگ بگولا ہو کر اسے قید کرنا چاہتی ہے تو وہ اس سے معافی نہیں مانگا کیونکہ اسے اپنا محبت مانا ہے اور وہ پری کی محبت محبت کی بجائے کوئی کی مار کی قبول کر لیتا ہے۔

ہے نظیر کا کردار میر حسن کے زمانے کے کسی نواب کی یاد دلاتا ہے۔ نوابان اودھ کی حالت ویش ہے نظیر بھی ہی تھی۔ علوم اور فنون سے انہیں دلچسپی تھی لیکن عملی قوت سے وہ محروم تھے۔ سہم کی طرح عشق پیشہ اور حسن دوست تھے۔ ہے نظیر کے کردار کی تفصیل کے وقت یقیناً میر حسن کے انہیں اپنے ماحول کے ان نوابوں کا گہرا اثر موجود ہوگا۔

در منیر ✓

در منیر کہانی کی ہیروئن ہے اور اس طبقے سے تعلق رکھتی ہے جس طبقے کا ایک کردار سہم بھی ہے۔ ہے نظیر اور در منیر قریب قریب ایک جیسی عادات کے مالک ہیں۔ دونوں کا کردار ایک ہے۔ فرق فقط عورت اور مرد کا ہے لیکن در منیر میں چند نمایاں خصوصیات بھی ہیں۔ مثلاً اس کا کی مشرقی دوشیزہ کا ہے۔ حالانکہ اس کا تعلق نوابوں کے ایک طبقے سے ہے۔ کھٹے کھٹے سے ماحول رہتے ہوئے انہیں فحش کو دیکھ کر اس کا بے ہوش ہو جانا فطری عمل ہے۔

در منیر بھولی بھالی سی لڑکی ہے جب وہ شہزادے کو دیکھتی ہے تو گھبرا کر چھپ جاتی ہے۔ دل ہی دل میں اسے پسند کر لے لگتی ہے لیکن ظاہر ناراض ہوتی ہے۔ اسے دنیا کا زیادہ تجربہ نہیں۔ انشاء کی شوخی اور چالاکی کے مقابلے میں در منیر کی نا تجربہ کاری اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے لیکن در منیر عورت ہے اس لئے اس میں رشک کا جذبہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ جب شہزادہ اسے اپنی ماں بناتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ ایک پری کی قید میں ہے تو در منیر کی نسوانیت جاگ اٹھتی ہے اور وہ جیسے لہجہ میں کہتی ہے۔

میں اس طرح کا دل لگاتی نہیں  
یہ شرکت تو بندی کو بھاتی نہیں  
میت تم سے دل کو لگاوے کوئی  
بھلے چنگے جی کو جاوے کوئی  
مرد تم پری پر اور وہ تم پر مرے  
بس اب تم ذرا بیخود مجھ سے پرے

لیکن چونکہ یہ نظیر اس کی نظروں سے اجھل ہوتا ہے اس کی رقابت اور رشک کا جہاں ہو جاتا ہے لیکن چونکہ یہ عملی کردار نہیں ہے اس لئے رواجی شہزادوں کی طرح کچھ بھی نہیں کر پاتی



بدنمیر اگرچہ بے عمل ہے لیکن ہمدردی کا جذبہ اس میں موجود ہے۔ اس کی کللی جب ہے  
نظیر کی تلاش میں جو گمن بن کر جانے لگتی ہے تو وہ صدق دل سے اسے روکتی ہے۔ وہ اپنی زندگی کے  
ساتھ نجم النساء کی زندگی کو اجیرن نہیں کرتا چاہتی۔ اگر اس میں قوت عمل کی کمی نہ ہوتی تو وہ خود بے نظیر  
کی تلاش میں نکلتی۔ اس لئے کہ اس میں بے نظیر کے مقابلے میں قوت برداشت زیادہ ہے۔ بدنمیر کو  
بے نظیر کی طرح پڑھائی لکھائی کا بھی شوق ہے اور شعر و شاعری سے بھی گہرا شغف ہے لیکن یہ تعلیم و  
 تربیت اس کی عملی خوبیوں کو واضح نہیں کرتی۔

نجم النساء  
مثنوی کا اہم کردار نجم النساء کا ہے۔ وہ قصے کا مرکزی کردار نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ  
مثنوی کے عمل کے طفیل مثنوی کی روح رواں بن گئی۔ اگر نجم النساء کا کردار مثنوی سے  
اپنی ذہانت اور قوت کے عمل کے طفیل مثنوی کی روح رواں رہ جاتی ہے۔ ایک ایسا گلستان جس میں گلوں کا فقدان ہو ایک  
نکال دیا جائے تو مثنوی ریت کا ڈھیر بن رہ جاتی ہے۔

ایسا وجود جو بے جان ہو۔  
نجم النساء کے کردار کی اہمیت و عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب  
بھی بھی وہ منظر عام پر آتی ہے تو کہانی ایک نئے موڑ پر آ جاتی ہے۔ میر حسن صرف ایک جگہ اس کا  
تعارف کراتے ہیں ورنہ وہ ہر جگہ اپنے عمل و فعل سے اپنے کردار کی خصوصیات ظاہر کرتی ہے۔ میر حسن  
نے بدنمیر اور بے نظیر کے کرداروں کو نمایاں کرنے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے پورا پورا کام لیا  
ہے۔

وہ بدنمیر کے سراپا کی تعریف میں صفحے کے صفحے کا لے کرتے جاتے ہیں اور جہاں بھی ذرا  
موقع ملتا ہے بدنمیر کی صفات بیان کرنے لگتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی سلوک بے نظیر کے ساتھ ہوتا ہے۔  
اس کی پیدائش سے لے کر بدنمیر کی ملاقات تک بے نظیر کی اتنی تعریف کی گئی ہے کہ اس کے کردار میں  
دنیا بھر کی خوشیاں نظر آتی ہیں لیکن اس کے باوجود بھی قاری اس سے متاثر نہیں ہوتا لیکن نجم النساء کی  
کہانی میں آمد قاری کو پونہ کا دیتی ہے۔ حالانکہ میر حسن نے اپنے اصول کے خلاف کم از کم الفاظ میں نجم  
النساء کا تعارف کروایا ہے۔

تھی	ہمراہ	اس	کے	دختر	وزیر
نہایت	حسین	و	قیامت	شریر	
زبیں	تھی	ستارہ	سی	وہ	دلربا
اسے	لوگ	کہتے	تھے	نجم	النساء

کمال یہ ہے کہ نجم النساء کا یہ مختصر سا تعارف قاری کے دل پر گہرے نقش چھوڑ جاتا ہے۔  
بدنمیر اور بے نظیر کے کردار ذہن کی تختی سے اتر جاتے ہیں لیکن نجم النساء کے کردار کا اثر زائل نہیں  
ہوتا۔ نجم النساء کے کردار میں دلکشی کے بہت سے پہلو موجود ہیں۔ جس کے کئی رنگ میر حسین نے

دیکھائے ہیں۔ سس کے ساتھ شرارت بھی اس کے کردار کا خاصا ہے۔  
 ہر سس نے اس کی طبیعت کو "سٹاروی وارہا" کے استعارے میں سمویا ہے اور اس کی  
 قاری کو سوچ دیا ہے کہ وہ اس استعارے سے اس کے کردار کی نوعیت کا اندازہ لگائے۔ اس شخص  
 خراف کے بعد وہ جب بھی کہانی میں داخل ہوتی ہے اپنے عمل سے اپنے کردار کا اظہار کرتی ہے۔  
 میں قوت مل کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں وہ بہت نڈر اور بے باک ہے اور انتہائی ذہنی  
 مراحل میں بھی نہیں گھبراتی۔ پریشانی کی بجائے ہوشیاری اور سنجیدگی سے کام لیتی ہے۔ بدر منیر اور  
 نظیر علی طاقت میں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہوش ہو جاتے ہیں۔ یہاں نجم النساء اپنے فن کا بھرپور  
 مظاہرہ کرتی ہے۔

مصابی ہے اس نے چھڑکا گلاب  
 تب آئی تھوں میں ذرا ان کے تاب

وہ بدر منیر اور بے نظیر کے چہروں سے بناوٹ کا پردہ اتارتی ہے اور ان کی دلی کیفیات  
 سامنے لاتی ہے اور کہانی آگے بڑھتی ہے۔ کہانی میں ایک مقام تو ایسا بھی آتا ہے کہ جہاں تھے  
 آگے بڑھنے کے امکانات بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔ یہ مقام وہ ہے جہاں مد رخ پری بے نظیر کو کون  
 میں قید کر دیتی ہے اور بدر منیر سوائے آنسوؤں کی مالا پرونے کے اور کچھ نہیں کر سکتی۔ یہاں بھی  
 النساء آگے بڑھتی ہے۔ پہلے اپنی ذہانت سے کام لے کر بدر منیر کو بے نظیر کے خیال سے بیگانہ ہونا  
 مشورہ دیتی ہے۔

کہا اس نے بی تم کو سودا ہے کچھ  
 وہ معشوق ہے اس کو پرواہ ہے کچھ  
 خدا جانے کس شغل میں لگ گیا  
 مری جڑے اتنا بھی ہو تا مزا  
 وہ رو رو کر تم کو رلاتا ہے چاہ  
 عبث آپ کو مت کرو تم تباہ

لیکن جب اسے یقین ہو جاتا ہے کہ بدر منیر جانبر نہ ہو سکے گی تو وہ جوگن بن کر بے نظیر  
 تلاش میں نکلتی ہے اور اس طرح نجم النساء کا یہ انجام جہاں قوت عمل کا اظہار کرتی ہے وہ انسان  
 ثبوت بھی دیتی ہے۔

بس اب سر بھرا نکلتی ہوں میں  
 اسے ڈھونڈ لانے کو چلتی ہوں میں  
 جو باقی رہا مرے دم میں دم  
 تو پھر آ کے یہ دیکھتی ہوں قدم

دیتی ہے۔" میر حسن کی شہرت کا راز سحر البیان میں مضمر ہے اور سحر البیان کی ساری نظم انشاء کے لیے

ہے۔

### ماہ رخ

سحر البیان میں ماہ رخ کا کردار بھی خاصا اہم ہے۔ ماہ رخ پری بے نظیر کو انھا کر لے جاتی ہے اور میر کیلئے کل کا گھوڑا دیتی ہے۔ اس طرح وہ کہانی کی اہم کڑی بنتی ہے۔ طرا زیمیت کی مریض ہے۔ وہ اپنی ذات کو چاہتی ہے اور جب بے نظیر اس کی چاہت کا جواب نہیں دیتا، غضبناک ہو جاتی ہے اور اس کی ساری محبت ختم ہو جاتی ہے۔ محبت کی جگہ نفرت لے لیتی ہے۔ شہزادے سے انتقام لینے پر عمل جاتی ہے۔ جب اسے علم ہوتا ہے کہ بے نظیر بد مزاج سے محبت کرتا ہے تو وہ اور غضبناک ہو جاتی ہے۔

کسی دیکھنے والی پری کو خبر  
کہ معشوق عاشق ہوا اور پے  
من کر وہ شعلہ بجھو کا ہوئی  
تنگی کہنے اس سے کیا ہوئی  
حسں مجھ کو حضرت سلیمان کی  
ہوئی دشمن اب اس کی میں جان کی

اور وہ اسے کوہ قاف کے اندھے کنویں میں قید کر دیتی ہے لیکن اس کے سارے لیے وقت نکل جاتے ہیں جب فیروز شاہ اس کو معشوقی دھمکی دیتا ہے اور وہ بے نظیر کے عشق سے رخ ہو جاتی ہے۔

در اصل ماہ رخ پری کا کردار ایک رقیب کا کردار ہے۔ داستان میں الجھناؤ پیدا کرنے اس کی تعلیق بہت ضروری تھی۔ میر حسن اس کردار کی رنگ آمیزی میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کرداروں کے علاوہ باقی کردار ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اگر وہ کہانی میں نہ گھسنا تو فرق نہ پڑتا اور کہانی کا تسلسل برقرار رہتا۔